مفت
سلسلہ اشاعت
نمبر 60

چوتھے دن قربانی کرنے سے بچیں

قربانی کے تین دن ہیں

مصنف

حضرت علامہ مولانا
محمد یونس ھزاروی صاحب مدظلہ العالی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ اشاعت	ـــــــ	۶۰ ویں
نام کتاب	ـــــــ	"قربانی صرف تین دن ہے۔"
مولف	ـــــــ	حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
ناشر	ـــــــ	جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
تعداد	ـــــــ	۳۰۰۰
سن اشاعت	ـــــــ	اپریل ۱۹۹۸ء

●● ـــــــــــــــ ●●

نوٹ : محترم قارئین کرام! زیر نظر کتاب جمعیت اشاعت اہلسنت کی جانب سے شائع کردہ ۶۰ ویں کتاب ہے جس میں فاضل مصنف نے انتہائی محققانہ انداز میں قربانی کے تین یوم پر بحث کی ہے۔ امید ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت کی دیگر مطبوعات کی طرح یہ مختصر مگر مدلل رسالہ بھی قارئین کرام کے معیار پر پورا اترے گا۔

ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ اشاعت	———	۶۰ ویں
نام کتاب	———	"قربانی صرف تین دن ہے"
مؤلف	———	حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
ناشر	———	جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
تعداد	———	۳۰۰۰
سن اشاعت	———	اپریل ۱۹۹۸ء

نوٹ: محترم قارئین کرام! زیر نظر کتاب جمعیت اشاعت اہلسنت کی جانب سے شائع کردہ ۶۰ ویں کتاب ہے جس میں فاضل مصنف نے انتہائی محققانہ انداز میں قربانی کے تین یوم پر بحث کی ہے۔ امید ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت کی دیگر مطبوعات کی طرح یہ مختصر مگر مدلل رسالہ بھی قارئین کرام کے معیار پر پورا اترے گا۔

ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی صرف تین دن ہے

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام ○ (1)

اور وہ معلوم دنوں میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ جانوروں پر اس کا نام لیں (اور ذبح کریں)

پس منظر :

دنیا بھر کے مسلمان ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے جانوروں کی قربانی کرکے سنت ابراہیمی (علیہ السلام) ادا کرتے ہیں' یہ قربانی عام طور پر دس ذوالحجہ کو ہوتی ہے اور اسی دن قربانی کرنا افضل بھی ہے اور اگر کسی وجہ سے دس ذوالحج کو قربانی نہ ہوسکے تو گیارہ یا بارہ ذوالحج کو قربانی کا جانور ذبح کیاجاتا ہے۔ جمہور مسلمانوں کا یہی معمول رہا ہے اور آج بھی اسی طریقہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

لیکن افسوس ! اب چند سالوں سے کچھ لوگوں نے جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں مسلمانوں کے دیگر مذہبی معمولات کی طرح اس مسئلہ میں بھی امت مسلمہ کو الجھانے اور ذہنی انتشار کا بیج بونے کی راہ اختیار کرلی ہے چنانچہ جوں ہی ذوالحج کا ماہ مبارک آتا ہے'پوسٹروں'اشتہارات اور خطابات

کے ذریعے لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ قربانی کے چار دن ہوتے ہیں۔

چونکہ ان کے خیال میں چوتھے دن قربانی نہ کرکے مسلمان'سنت کے تارک ہورہے ہیں اس لئے وہ اس دن کی قربانی پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ سنت طریقہ ہی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

بنابریں ہم نے مناسب سمجھا کہ ایک مختصر مضمون میں ایام قربانی سے متعلق انصاف پر مبنی تحقیق پیش کرکے تین دن والے موقف کی ترجیح واضح کریں اور یہ بھی بتائیں کہ اس کے مقابل مسلک کس بنیاد پر کمزور ہے۔

لیکن اس سے پہلے اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرانا ضروری ہے کہ فقہاء اسلام کی ذوات قدسیہ اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم نعمت ہیں جن کی خلوص پر مبنی کاوش کے نتیجے میں قرآن و سنت کی تشریح و توضیح اور فقہی مسائل کا حل معلوم ہوا لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ چاروں معروف فقہی مکاتب فکر میں سے کسی نہ کسی مکتب فقہ سے وابستہ ہو اور اسی کا نام تقلید ہے۔

اہل سنت اور فقہ :

یہ ایک حقیقت ہے کہ اہل سنت و جماعت چاروں فقہ میں سے کسی نہ کسی فقہ سے ضرور وابستہ ہیں (وہ حنفی ہوں یا شافعی'مالکی ہوں یا حنبلی) اور یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہندوپاک کے اہل سنت والجماعت فقہ حنفی کی روشنی میں اپنے فقہی مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں اور یہاں کے تقریباً تمام اہل سنت حنفی ہیں بلکہ بقول حضرت شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ ہندوستان (برصغیر ہندوپاک) کے بے علم لوگوں کے لئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی تقلید

ضروری ہے وہ فرماتے ہیں۔

جب جاہل (بے علم) آدمی ہندوستان کے ممالک اور ماوراء النہر (سمرقند بخارا وغیرہ) کے شہروں میں ہو اور کوئی عالم شافعی'مالکی اور حنبلی وہاں نہ ہو اور نہ ان مذاہب کی کوئی کتاب ہو تو اس پر واجب ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ کی تقلید کرے اور امام اعظم ؒ کے مذہب سے باہر نکلنا اس پر حرام ہے کیونکہ اس صورت میں شریعت کی رسی اپنی گردن سے نکال کر مہمل بیکار رہ جائے گا۔ (۲)

ایام قربانی اور ائمہ اربعہ :

(حضرت امام احمد بن حنبل ؒ کی فقہ) فقہ حنبلی کے مطابق قربانی کا آخری وقت ایام تشریق کا دوسرا دن (بارہ ذوالحجہ) ہے اور ایام نحر (قربانی کے دن) تین ہیں عید کا دن اور اس کے بعد دو دن'حضرت امام احمد ؒ فرماتے ہیں بکثرت صحابہ کرام سے منقول ہے کہ قربانی تین دن ہے۔ (۳)

(فقہ مالکی کے بانی) حضرت امام مالک علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ تیسرا دن قربانی کا آخری دن ہے (۴) فقہ حنفی کے مطابق بھی قربانی کے صرف تین دن ہیں کیونکہ قربانی صرف ایام نحر میں جائز ہے اور ایام نحر تین ہیں۔ (ھدایہ میں ہے)

وھی جائزۃ فی ثلثۃ ایام — اور یہ قربانی تین دن جائز ہے۔

یوم النحر ویومان بعدہ (۵) عید کا دن اور اس کے بعد دو دن۔

جب کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک یوم نحر(عید کا دن) اور

اس کے بعد تین دن تک قربانی کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں "الا ضحیتۃ جائزۃ یوم النحر و ایام منی کلھا"

(۶) قربانی عید کے دن اور منی کے تمام دنوں (ایام تشریق) میں جائز ہے گویا ائمہ اربعہ میں سے تین ائمہ کے نزدیک قربانی صرف تین دن جائز ہے چوتھے دن بھی ہوسکتی ہے لیکن یاد رہے کہ ان کے نزدیک بھی چوتھے دن قربانی کرنا محض جائز ہے سنت نہیں نوادرالفقہاء میں ہے۔

اجمع الفقہاء ان التضحیۃ فی الیوم الثالثۃ عشر غیر جائز الا الشافعی فانہ اجازھا (۷)

اس بات پر فقہاء کرام کا اجماع ہے کہ تیرہ ذوالحجہ کو قربانی کرنا جائز نہیں البتہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ اسے جائز قرار دے رہے ہیں۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی دلیل :

حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ نے اپنے موقف پر حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کل ایام تشریق ذبح (۸) تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں

اس حدیث کو سلیمان بن موسیٰ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "الجوھرالنقی" کے مصنف علاء الدین علی بن عثمان (المعروف ابن ترکمانی) لکھتے ہیں۔

قلت سلیمان ھذا متکلم فیہ و حدیثہ ھذا اضطرب

اضطرابا کثیرا بینہ صاحب الاستذکار۔ (۹)

میں کہتا ہوں اس سلیمان کے بارے میں جرح کی گئی ہے اور اس کی اس حدیث میں بہت زیادہ اضطراب ہے جسے استذکار کے مصنف نے بیان کیا ہے اور امام بیہقی فرماتے ہیں

سلیمان بن موسی لم یدرک جبیر بن مطعم فیکون منقطعا۔ (۱۰)

سلیمان بن موسیٰ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔

پھر اس سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز ہیں جن کے بارے میں امام بیہقی فرماتے ہیں۔

وھو ضعیف عند بعض اھل النقل (۱۱)

وہ بعض اہل نقل کے نزدیک ضعیف ہیں

اس پر ابن ترکمانی لکھتے ہیں

قلت وھو ضعیف عند کلھم اواکثرھم (۱۲)

میں کہتا ہوں وہ تمام یا اکثر اہل نقل کے نزدیک ضعیف ہیں (صرف بعض کے نزدیک نہیں)

مسند بزار میں یہ حدیث ابن ابی حسین کے واسطہ سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اس پر امام بزار فرماتے ہیں۔

ابن ابی حسین لم یلق جبیر بن مطعم فیکون منقطعا (۱۳)

ابن ابی حسین کی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا یہ

حدیث منقطع ہے۔
حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ ایک دوسری حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں۔

الاضحی ثلاثۃ ایام بعد یوم النحر (۱۴)

قربانی عید کے دن کے بعد تین دن ہے۔
اس حدیث میں ایک راوی طلحہ بن عمرو حضرمی ہیں جو بواسطہ حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ابن ترکمانی لکھتے ہیں۔

"ضعفہ ابن معین وابوزرعۃ والدار قطنی وقال احمد متروک وذکرہ الذھبی فی کتاب الضعفاء" (۱۵)

طلحہ بن عمرو حضرمی کوابن معین ابوزرعۃ اور دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے حضرت امام احمد نے فرمایا کہ یہ شخص متروک ہے اور امام ذھبی نے اس کا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔
حضرت امام شافعی علیہ الرحمتہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے بھی استدلال فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ایام التشریق کلھا ذبح" (۱۶)

تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں۔
یہ حدیث معاویہ بن یحییٰ صدفی بواسطہ زہری ابن مسیب سے' وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ معاویہ بن یحییٰ کے بارے میں ابواحمد عبداللہ بن عدی لکھتے ہیں۔

عثمان بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ صرفی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہے (غیر معتبر ہے) اور علی بن مدی نے فرمایا معاویہ بن یحییٰ صرفی ضعیف ہے۔(۱۷)
علاوہ ازیں امام نسائی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں فرمایا۔

فان ھذا حدیث موضوع بھذا الاسناد

اس سند کے ساتھ یہ حدیث موضوع ہے۔

تین دن قربانی پر دلائل :

ارشاد باری تعالیٰ ہے !

" ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام" (۱۹)

اور وہ معلوم دنوں میں ان جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کو ذبح کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے۔

اس آیت کریمہ کے تحت امام ابوبکر رازی فرماتے ہیں۔

"لماثبت ان النحر فیمایقع علیہ اسم الایام وکان اقل مایتناولہ اسم الایام ثلثۃ وجب ان یثبت الثلاثۃ ومازاد لم تقم علیہ الدلالہ فلم یثبت" (۲۰)

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایام معلومات سے قربانی کے دن مراد ہیں اور لفظ ایام (جمع) کی دلالت کم ازکم تین پر ہے تو تین دن یقیناً ثابت ہوگئے اور تین

دن سے زائد پر کوئی دلیل نہیں پس وہ ثابت نہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔

الاضحی یومان بعد یوم الاضحی (۲۱)

عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی یہی بات فرماتے تھے۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

الذبح بعد النحر یومان (۲۲)

عید کے بعد دو دن تک قربانی کرسکتے ہیں۔

تینوں جلیل القدر صحابہ کرام قربانی کے لئے صرف تین دنوں کا ذکر فرمارہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

النحر ثلاثہ ایام (۲۳) قربانی (صرف) تین دن ہے۔

اس سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے چار دن قربانی والی روایت گزر چکی ہے علامہ بدرالدین عینی دونوں روایتوں کا موازنہ کرنے کے بعد اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"اخرج الطحاوی بسند جید عن ابن عباس" (۲۴)

امام طحاوی نے نہایت عمدہ سند کے ساتھ (یہ حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حضرت امام محمد حضرت امام ابوحنیفہ سے اور وہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی علیہم الرضوان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

"الاضحی ثلثہ ایام یوم النحر ویومان بعدہ" (۲۵)

قربانی تین دن ہے عید کا دن اور اس کے بعد دو دن۔

اگر کہا جائے کہ ان میں سے کسی روایت میں بھی نبی اکرم ﷺ کا اپنا ارشاد گرامی منقول نہیں (یعنی مرفوع حدیث نہیں) بلکہ یہ صحابہ کرام یا تابعین کے اقوال ہیں۔ تو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو بات قیاس سے نہ کہی جاسکے اس میں صحابی کا قول درحقیقت نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ سے سن کر بیان کیا اور دنوں کی تعداد کا معاملہ بھی یہی ہے اس میں کوئی صحابی اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہہ سکتا لہٰذا یہ تمام روایات درحقیقت سرکار دو عالم ﷺ کے ارشادات مبارکہ ہی کو بیان کررہی ہیں۔

ابن ترکمانی لکھتے ہیں :

"قال الطحاوی فی احکام القران لم یرو عن احد من الصحابہ خلافہم فتعین اتباعہم اذ لا یوجد ذلک الا توقیفا" (۲۶)

امام طحاوی احکام القرآن میں فرماتے ہیں کہ کسی صحابی سے ان کے خلاف منقول نہیں ہے لہٰذا ان کی اتباع متعین ہوگئی کیونکہ ایسی بات صرف توقیفی ہوتی ہے (رسول اللہ ﷺ سے سن کر بیان کی گئی ہے)

تین دن تک گوشت کھانے کی اجازت سے استدلال :

شروع شروع میں سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو تین دن کے بعد گھر میں گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثة وفی عنه شی" (۲۷)

جو آدمی قربانی کرے اس کے پاس تیسری رات کے بعد گوشت نہ ہو یہ ٹھیک ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ پابندی اٹھالی اور تین دن کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے اور اسے محفوظ رکھ کر فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قربانی کے تین دن ہیں اگر چوتھا دن بھی ہوتا تو نبی اکرم ﷺ گوشت کے سلسلے میں چوتھی رات کا ذکر بھی فرماتے صرف تین کا ذکر نہ ہوتا۔

پھر بھی تین ہی دن :

گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ قربانی کے چار دن کے حوالے سے جو استدلال کیا گیا وہ نہایت کمزور اور اس سلسلے میں مروی احادیث پر محدثین نے راویوں کے ضعف اور حدیث میں ارسال و انقطاع کے حوالے سے جرح کی ہے جبکہ تین دن سے متعلق موقف مضبوط دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ تاہم اگر قربانی کے چار دن سے متعلق روایات کو ضعیف یا موضوع نہ بھی مانا جائے تو بھی احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ تین دن والی روایات کو ترجیح دی جائے کیونکہ تین دن پر سب کا اتفاق ہے اور چوتھے دن میں اختلاف ہے لہٰذا جس پر

سب کا اتفاق ہے اسی کو اختیار کرلیا جائے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا !

"دع ما یریبک الی ما لا یریبک" جو بات تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس بات کو اختیار کرو جو شک سے پاک ہے۔

یہ تو ائمہ کرام کے درمیان اختلاف کا ذکر اور اس سلسلے میں تحقیق تھی آیئے دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں غیر مقلدین کے اکابر کیا کہتے ہیں۔

غیر مقلدین کے نزدیک :

جیسا کہ ہم نے ابتدا میں لکھا ہے اہل پاکستان کی اکثریت فقہ حنفی سے تعلق رکھتی ہے اور فقہاء اربعہ میں سے صرف امام شافعی رحمہ اللہ قربانی کے لئے چار دن کے قائل ہیں جبکہ پاکستان میں شاید ہی کوئی شافعی المسلک ہو اس لئے کسی فقہی مکتب فکر کی جانب سے چوتھے دن پر اصرار نہیں ہوتا۔

البتہ اس ضمن میں جس قدر اشتہار بازی ہوتی ہے اور قربانی کے چار دن کی رٹ لگائی جاتی ہے اس کا منبع غیر مقلد حضرات ہیں جو کسی فقہی امام کی تقلید نہیں کرتے۔

لہٰذا ہم ان کے گھر کی شہادت پیش کرکے عقل و خرد کے دامن سے وابستہ لوگوں کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث جن کو مفتی اعظم شیخ الکل فی الکل کہا گیا ہے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں چوتھے دن کی قربانی کو محض جائز قرار دیا سنت نہیں بلکہ جو شخص جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرے اس کو

موصوف نے نبی اکرم ﷺ کے عمل کے خلاف چلنے والا قرار دیا ہے سوال و جواب دونوں بعینہٖ نقل کئے جاتے ہیں تاکہ قارئین خود فیصلہ کر سکیں۔

سوال ! ایک آدمی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر قربانی چوتھے دن کرتا ہے۔

(حدیث شریف) من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید"

جو شخص فساد امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑتا ہے اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے (مشکوۃ شریف / ص / ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

تو کیا وہ اجر عظیم کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں (سائل ظہیر احمد ظہیر)

جواب ! اس آدمی کا عمل نبی ﷺ کے عمل کے خلاف ہے اس کو تھوڑا اجر ملے گا کیونکہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی ہے تمام کتب احادیث میں آپ کا فرمان اس طرح موجود ہے۔

"اول ما نبداء به فی یومنا هذا ان نصلی ونرجع فنحر" آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز، نماز عید پڑھیں گے اور واپس آکر قربانی کریں گے۔

معلوم ہوا کہ نماز پڑھ کر قربانی دینی چاہیئے اگر قربانی کے وسائل موجود ہوں تو عید کے دن ہی قربانی کرنا ضروری ہے اگر وسائل نہیں تو دوسرے دن بھی جائز

ہے اگر دوسرے دن بھی میسر نہیں آئی تو تیسرے دن اور اگر تیسرے دن بھی میسر نہیں ہوسکی تو پھر عید کے چوتھے دن صرف جائز ہے سنت نہیں لہٰذا مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات بھی غلط ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی لہٰذا یہ آپ کی سنت نہیں ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے اور جاہلوں والی بات ہے جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔ (۲۸)

قابل توجہ :

آپ نے غیر مقلدین (اہل حدیث) حضرات کے ایک بہت بڑے مفتی کا فتویٰ پڑھا جس سے واضح ہوتا ہے کے چوتھے دن قربانی کرنا خلاف سنت ہے اور ان حضرات کے نزدیک بھی زیادہ سے زیادہ جواز کا فتویٰ دیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں چند دیگر باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ امت مسلمہ کا معمول چوتھے دن قربانی کرنا نہیں ہے اسی لئے سوال کرنے والے نے اسے مردہ سنت سے تعبیر کیا (اگرچہ اس کا مردہ سنت کہنا صحیح نہیں)

۲۔ اس فتویٰ کے الفاظ بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ عید کے دن قربانی کی ہے تو پھر مسلمان کو اس سنت سے محروم کرنے کی مہم کا کیا مقصد ہے؟

۳۔ تعجب خیز بات ملاحظہ کیجیئے ایک طرف مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا عمل نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے اور دوسری طرف یہ بھی فرماتے ہیں کہ اسے تھوڑا اجر ملے گا (سبحان اللہ کیا پتے کی بات کہی ہے)

۴۔ ایک طرف تو اہلحدیث حضرات سنت کی محبت (کے دعویٰ) میں

مسلمانوں کے جائز اور مستحب معمولات کو بھی خلاف سنت قرار دے کر بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں اور یوں مسلمانوں کی اکثریت کو بدعتی قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف چوتھے دن کی قربانی پر جو ان کے نزدیک بھی محض جائز ہے بہت زیادہ زور دے کر امت مسلمہ کو سنت پر عمل کرنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان حضرات کے نزدیک سنت و بدعت کا ایک الگ معیار ہے اور وہ ہے

جو مزاج یار میں آئے

سنی بھائیوں سے گذارش :

ہم نے عدل و انصاف کا دامن تھامے ہوئے اس مسئلہ پر مبنی بر تحقیق تحریر پیش کردی ہے اور دلائل کی روشنی میں ثابت کردیا ہے کہ قربانی صرف تین دن ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے یہی نہیں بلکہ سنت طریقہ بھی یہی ہے علاوہ ازیں امت مسلمہ کا آج تک یہی معمول رہا ہے لہٰذا سواد اعظم اہل سنت و الجماعت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اسی راہ پر گامزن رہئیے۔ اور اگر کہیں دور حاضر کی فتنہ سامانیوں کی وجہ سے شک و شبہ کی فضا پیدا ہو تو علماء اہل سنت کی طرف رجوع کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کا فہم و ادراک اور ان کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد صدیق ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
یکم ذوالحجہ / ۱۴۱۸ھ / ۳۰ مارچ ۱۹۹۸ء

کتابیات

(۱) قرآن مجید سورہ حج آیت ۲۷
(۲) شاہ ولی اللہ محدث، الانصاف مع اردو ترجمہ کشاف / ص ۷۰، ۷۱
(۳) عبداللہ بن احمد بن قدامہ، حنبلی، المغنی جلد ۸ / ص / ۶۳۸
(۴) شرح مسلم جلد / ۶ / ص، ۱۳۱
(۵) ھدایہ اخیرین / حصہ چہارم / ص، ۴۴۴
(۶) کتاب الام جلد اول / ص، ۲۲۶
(۷) البنایہ شرح ہدایہ (عینی) جلد ۴ / ص، ۱۷۷
(۸) مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ / ص / ۸۲
(۹) الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۶
(۱۰) الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۶
(۱۱) الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۶
(۱۲) الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۶
(۱۳) البنایہ شرح ھدایہ (عینی) جلد ۴ / ص / ۱۷۷
(۱۴) سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۶
(۱۵) الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۶
(۱۶) البنایہ شرح ھدایہ (عینی) جلد ۴ / ص / ۱۷۷
(۱۷) الکامل لضعفاء الرجال (ابو احمد عبداللہ بن عدی جلد ۶ / ص / ۲۳۹۰
مکتبہ شہر شیخوپورہ

(۱۸) البنایہ شرح ھدایہ (عینی) جلد ۴ / ص ۱۷۷
(۱۹) قرآن مجید، سورہ حج آیت ۲۷
(۲۰) احکام القرآن للجصاص جلد ۳ / ص ۲۳۵
(۲۱) سنن بیہقی جلد ۹ / ص ۲۹۷ / موطا امام مالک / ص ۴۹۷ / مطبوعہ کراچی
(۲۲) سنن بیہقی جلد ۹ / ص ۲۹۷ / موطا امام مالک / ص ۴۹۷ / مطبوعہ کراچی
(۲۳) سنن بیہقی جلد ۹ / ص / ۲۹۷ / موطا امام مالک / ص ۴۹۷ / مطبوعہ کراچی
(۲۴) البنایہ شرح ھدایہ (عینی) جلد ۴ / ص / ۱۷۷
(۲۵) کتاب الآثار (حضرت امام ابو حنیفہ بروایت امام محمد) ص ۳۵۴
(۲۶) الجوھر النقی ذیل سنن بیہقی جلد ۹ ص ۲۹۷
(۲۷) صحیح بخاری جلد ۲، ص ۸۳۵
(۲۸) فتاویٰ برکاتیہ (اہل حدیث) ص ۲۷۹، ۲۸۰ جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ